روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۲۱ | جمعرات ۲۱ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ ' ۲۔ احسان ۱۳۷۳ ہش ' ۲۔ جون ۱۹۹۴ء

دعا کی برکات

وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے' وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تندسیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق بن جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں پھر اصل بات کی طرف رجوع کرکے کہتا ہوں کہ دولتمند اور متموّل لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کرسکتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے' وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے۔ تعظیم لِامرِ اللہ اور شفقت علیٰ خلقِ اللہ۔ پس (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) میں شفقت علیٰ خلقِ اللہ کی تعلیم ہے۔

ایک دفعہ (-) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روپیہ کی ضرورت بتلائی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر کا کل اثاث البیت لے کر حاضر ہوگئے۔ آپؐ نے پوچھا ابوبکر! گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو جواب میں کہا۔ اللہ اور رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نصف لے آئے۔ آپ' صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمر! گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو جواب دیا کہ نصف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کے فعلوں میں جو فرق ہے' وہی ان کے مراتب میں فرق ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۶۷)

نمایاں کامیابی

○ محترمہ فہمیدہ لطیف صاحبہ صدر لجنہ شمالی چھاؤنی لاہور کی بھانجی عزیزہ ڈاکٹر حمیرا مبشر نے فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور کی کانووکیشن منعقدہ ۲۲۔ دسمبر ۱۹۹۳ء کے موقع پر وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ سے یکے بعد دیگر پانچ گولڈ میڈل حاصل کئے اور اپنے کالج کی ۱۹۸۹ء کی بہترین گریجوایٹ قرار پائیں۔ اس سے قبل بھی عزیزہ فرسٹ اور سیکنڈ پروفیشنل ایم بی بی ایس میں دو گولڈ میڈلز حاصل کرچکی ہیں۔ عزیزہ فلائٹ لیفٹیننٹ محمد سلیمان مبشر صاحب (وفات یافتہ) اور پروفیسر ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ پرنسپل کالج آف کمیونٹی میڈیسنز لاہور کی بیٹی اور حضرت بابو اکبر علی صاحب آف سٹار ہوزری قادیان (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی نواسی ہیں۔

احباب سے عزیزہ کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترم شیخ ابرار احمد صاحب کی والدہ محترمہ کئی عوارض سے شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام سے موصوفہ کی صحت یابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم احمد حسن صاحب چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا کی گر جانے کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ نیز بڑھاپے کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔

○ عزیزہ حنا گل صاحبہ چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا دس دن سے ٹائیفائڈ بخار کے باعث بیمار ہے۔

○ مکرم ملک سعید احمد صاحب بعارضہ قلب شگاگو امریکہ میں بیمار ہیں آٹھ نالیاں جو دل کو خون پہنچاتی ہیں بند ہو جانے کی وجہ سے ان کا آپریشن کیا گیا ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں

خدا تعالیٰ کو اپنے تمام امور میں مقدم کرلو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

تم خدا کے لئے ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ یہ نہیں کہتا کہ تم کھانا نہ کھاؤ۔ پانی نہ پیو۔ کپڑا نہ پہنو اور مکان میں نہ رہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ تم میرے پاس آجاؤ۔ میں تمہیں یہ سب چیزیں دوں گا۔ ہاں تم نیت کرلو۔ یہ چیزیں ملتی ہیں تو ملیں' نہیں ملتی تو نہ ملیں ہم نے کبھی کوئی ایسا نبی نہیں سنا جسے پہننے کے لئے کپڑے میسر نہ ہوں۔ انہیں بھی بہرحال کپڑے میسر آجاتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ جیسے کپڑے مل جائیں مل جائیں لیکن پہننے ضرور ہیں اور کپڑے ایک مولوی ایک عام دنیا دار مسلمان اور ایک عیسائی بھی پہنتا ہے۔ ان میں یہی فرق ہے کہ ایک نے اللہ تعالیٰ کو مقدم رکھا اور دوسرے نے دنیا کو مقدم رکھا اور خدا کو موخر اور یہی تھوڑا سا فرق ہے جس کی وجہ سے ایک رسول بن گیا اور ایک دنیا دار مولوی بن گیا۔ غرض روحانیت کے لئے ارادہ اور نیت کی ضرورت ہے۔ تم خدا تعالیٰ کو اپنے تمام امور میں مقدم کرلو۔ تمہیں روحانیت مل جائے گی۔

روحانیت والا گھوڑے کو آگے باندھنا ہے اور گاڑی کو پیچھے لیکن ایک دنیا دار گاڑی کو آگے باندھتا ہے اور گھوڑے کو پیچھے۔ کہنے کو یہ ایک معمولی سی بات ہے لیکن اگر کوئی ایسا کرے تو لوگ اس پر ہنسنے لگ جائیں۔ پس تم خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو اور دنیا کو موخر۔ اس کا نام روحانیت ہے لیکن اگر تم خدا تعالیٰ کو مقدم اور دنیا کو موخر نہیں رکھتے تو اس کا نام روحانیت نہیں۔

(از خطبہ ۱۸۔ مئی ۱۹۵۱ء)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲- احسان ۱۳۷۳ ھش   ۲- جون ۱۹۹۴ء

مسرت اور عرفانِ الٰہی

شاعر حضرات تو کہا ہی کرتے ہیں کہ غم مسرت سے لذیذ تر ہیں- اور وہ مسرتیں قربان کر کے غم حاصل کرنا چاہتے ہیں- لیکن عملی زندگی میں- چاہے کسی شاعر کی ہو یا عام آدمی کی- جو مسرت میں لذت ہے وہ غم میں نہیں ہو سکتی- غم کی کیفیت ہو تو جس قدر جلد دور ہو جائے اتنا ہی اچھا- مسرت کا عالم ہو تو جی چاہتا ہے کہ حالات کوئی ایسا پلٹا نہ کھائیں کہ مسرت کے لمحے چھن جائیں- یہی انسانی فطرت ہے- اور اللہ تعالیٰ نے بھی مسرت کے مقام- جنت- کو ابدی بنایا ہے- اور غم اور تکلیف کے مقام- دوزخ- کو عارضی بنایا ہے-

لیکن مسرت حاصل کیسے ہوتی ہے- اور اسے مستقل کیسے بنایا جا سکتا ہے- اکثر دیکھا گیا ہے کہ مسرت کے لمحے آتے ہیں اور جلد ہی ہم سے روٹھ جاتے ہیں اور ہم ان کو دور تک جاتے دیکھتے رہتے ہیں- اگر ہم ان کی ماہیت کو جان لیں تو یقیناً ہمارے لئے یہ بات آسان ہو جائے کہ ہم ان لمحات کو اپنے پاس ہی رکھیں یعنی ہم مسرت سے دوچار رہیں-

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں مسرت دل کی ایک کیفیت کا نام ہے- ایک ہی بات ایک دل میں مسرت کا سامان پیدا کرتی ہے اور دوسرے دل میں غم کی لہر دوڑا دیتی ہے- اگر ہم اپنے دل کو مسرت کے منبع سے آگاہی دے سکیں تو یقیناً ہمارا دل ہمیشہ مسرور رہے- ہر قدم پر اور ہر حال میں-

حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) فرماتے ہیں کہ مسرت کا سرچشمہ عرفانِ الٰہی ہے- جتنا کسی کو اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہوتا ہے اتنی ہی مسرت اس کا مقدر بن جاتی ہے- عرفانِ الٰہی کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کا علم اور علم حاصل ہونے کے بعد ان پر یقین- جو کچھ خدا تعالیٰ کہتا ہے اس سے ہم آہنگی اور جو کچھ وہ کرتا ہے اس کی تفہیم-

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے وہ ہمیں جانتا ہے- وہ ہماری کنہ کو بھی جانتا ہے- وہ ہم سے بطور اپنی مخلوق کے پیار کرتا ہے اور اس پیار کی وجہ سے وہ ہماری بہبود میں دلچسپی رکھتا ہے-

بالفاظ دیگر اگر ہم سمجھ لیں کہ وہ جو کچھ کرتا ہے ہماری بہتری کے لئے کرتا ہے تو یقیناً ہم ہر حال میں خوش رہیں گے اور ہمارے دل کو اطمینان حاصل رہے گا-

اصل مسرت اسی بات میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کو سمجھیں اور اس کا عرفان حاصل کریں- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنا عرفان عطا فرمائے- اور یہ عرفان ہمیشہ ہماری مسرت کا باعث بنا رہے-

یہ ستارے جو آ رہے ہیں نظر
آسماں کی بہار کے ہیں پھول
رات بھر ان سے گفتگو کیجے
ہونے دیتے نہیں کسی کو ملول

ابو الاقبال

بدلے ہوئے حالات کا تم پر بھی اثر ہے
لوگوں پہ نہیں اپنے مقدر پہ نظر ہے

نقشِ کفِ پا ہے مرے جادہ کی علامت
جو ان کا سفر تھا وہی میرا بھی سفر ہے

میں خود کو ہجوموں میں بہت ڈھونڈ چکا ہوں
خود آ کے ملے مجھ سے جسے میری خبر ہے

لب سی کے ملی ہے مجھے اظہار کی دولت
جو راہگذر بند ہے وہ اپنی ڈگر ہے

کیوں شہر کی گلیاں کوئی روشن نہیں کرتا
کیا اہلِ شرافت کے نظر آنے کا ڈر ہے

کچھ لوگ- مرا نام تو لیتے نہیں لیکن
پھرتے ہیں اِسی کوچہ میں جس میں مرا گھر ہے

کچھ لوگوں کو منجدھار میں لے جاتی ہیں لہریں
ہر لہر حفاظت پہ مری سینہ سپَر ہے

جو باعثِ رونق تھے وہ موجود نہیں ہیں
میں سوچ رہا ہوں کہ یہ اب کس کا نگر ہے

جلووں سے جِلا ملتی ہے ہر دیدۂ و دل کو
ہر جلوہ سرِ راہگذر نُورِ نظر ہے

کوئی تو خطا صرفِ نظر کر کے بھی دیکھو
آخر تو نسیم آپ کا - بندہ ہے بشر ہے

نسیم سیفی

اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے کوئی قدم باہر نہ ہو تم اپنے کھانے پینے- لباس- محبت- رنج- راحت عسر یسر- افلاس- دولتمندی- صحت اور مرض- مقدمات و صلح میں اس اصول کو مدنظر رکھو کہ اللہ کی فرمانبرداری سے کوئی قدم باہر نہ ہو- پس یہ وصیت تمام وصیتوں کی ماں ہے- اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ ہر حال میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری مدنظر ہو-
(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۶

ہڈیوں کی چوٹوں' عضلات کی چوٹوں اور گلینڈز کی ادویہ کا ذکر

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھی ادویہ کے ذکر میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات

فرمودہ ۱۷- مئی ۱۹۹۴ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۷ مئی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھی کلاس میں ہومیو ادویہ کی علامات اور خواص بیان فرمائے۔

امونیم کارب Ammonium Carb

کانوں سے بدبو آنا کان زیادہ یا کم رستا رہے۔ عورتوں میں ہسٹیریا کی علامات گلینڈز کا سوجنا ایک نمایاں علامت ہے۔ کینسر کے گلینڈز کے لئے بھی مفید ہے۔ یہ دوا کرانک بیماریوں کے لئے ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب بیماریاں دبا دی جائیں تو وہ گلینڈز میں جا کر بیٹھ جاتی ہیں۔ کینسر suppression نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے طاقتور ادویہ دی جاتی ہیں لیکن اس سے بیماری ختم نہیں ہوتی کمزوری رہ جاتی ہے۔ جسم کا دفاع کمزور ہو جاتا ہے۔ بعض کمزوریاں جلد کے دفاع کو کمزور کر دیتی ہیں۔ اگر جلد کو صحت دیں تو کمزوری اندر کی طرف منتقل ہو کر پھیپھڑوں یا Mucous Membrane وغیرہ میں چلی جائے گی۔ اس کو جب دبایا جائے گا تو جگر ضرور متاثر ہو گا۔ مسلسل بیماری کا یہ سفر باہر سے اندر کی طرف ہوتا ہے اس کو اگر ٹھیک کیا جائے تو بیماری ٹھیک ہو کر کہیں اور جا نکلتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا بیماریوں کا یہ رخ یونیورسل ہے۔ مثال کے طور پر آتشک Syphlis جو بیماری ہے یہ ایک عام سادہ دوائی پنسلین کے تیس دن مسلسل استعمال سے جڑ سے اکھڑ جاتی ہے۔ اس کا ایک اپنا مزاج ہے۔ یہ نسلی اعضاء سے تعلق رکھنے والی بیماری ہے۔ جب اسے وہاں سے دبا دیا جائے تو Syphlis ہڈیوں میں منتقل ہو جاتی ہے۔ جب وہاں علاج کیا جائے تو ناک اور منہ کی ہڈیوں میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اس کو وہاں بھی دبایا جائے تو یہ دماغ میں منتقل ہو جاتی ہے اور ایسے مریض بعض دفعہ پاگل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سے بیماری کو جب باہر سے دبا دیا جائے تو یہ ٹھیک نہیں ہو رہی ہوتی بلکہ اندر اور اندر جاری ہوتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اللہ نے زندگی کو ہر قسم کے دفاع کی طاقت بخشی ہے۔ عام طور پر جسم بڑی شدت سے مقابلہ کرتا ہے لیکن مزاج عادات غذاؤں اور دواؤں میں تبدیلیوں سے بعض اوقات جسم جراثیموں کے مقابلے کی طاقت کھوتا چلا جاتا ہے۔ ایک شخص روزمرہ کی سخت جانی کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ وہی جب تن آسانی کی زندگی بسر کرنا شروع کر دے تو بعض بیماریاں اسے لاحق ہو جاتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا سندھ میں خانہ بدوش عورتوں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ عورت آخری وقت تک سارے کام کرتی رہتی ہے۔ کپاس چن رہی ہے یا اور کام ہیں۔ اور پھر تھوڑی دیر کے جھاڑی میں غائب ہو گئی اور دوسرا بچہ لے کر آ گئی۔ محدود سی چند منٹ کی تکلیف ہوئی۔

امونیم کارب میں گلینڈز اس وقت پھولتے ہیں جس وقت بیماریاں Mucous Membrane کی بجائے گلینڈز میں جاتی ہیں۔ پس گلینڈز کی بیماریوں کی شدت میں اور دائمی ہونے میں امونیم کارب کو بہت دخل ہے۔

ایلیم سیپا Allium Cepa

پیاز چھیلنے سے جو علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کا زور کانوں پر ہوتا ہے گلا بیٹھ جاتا ہے۔ اندرونی طور پر گلے کے لئے تیز ہے اور آنکھوں کے لئے نرم۔ یوفریزیا آنکھوں کے لئے سخت ہے۔ ایلیم سیپا کے لئے دن رات کا کوئی فرق نہیں دن رات ایک جیسی کھانسی ہوتی ہے گلے میں خراش ویسے ہی ہوتا ہے۔ نزلہ آنکھوں میں نہیں گرتا۔ یوفریزیا میں دن کو اس لئے آرام ہوتا ہے کہ نزلہ آنکھوں کے راستے باہر نکلتا ہے۔ رات کو سونے کے وقت آنکھیں بند ہو جانے کی وجہ سے آنکھوں کے راستے نکلنے والا مواد اندر گلے میں گرنے لگتا ہے۔ اس لئے سونے کے دو گھنٹے بعد مریض اٹھ جاتا ہے اور کھانستا ہے۔ بعض دفعہ تو بڑی ہی شدید Violent کھانسی ہوتی ہے۔ صبح اٹھتا ہے تھوڑی دیر کے بعد آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور پانی جاری ہو جاتا ہے۔ اندر سے گلے کو آرام آ جاتا ہے۔ لیکیسز Lachesis کی طرح بائیں سے دائیں حرکت کرتا ہے۔ پیاز میں بھی یہ بات ہے یہ بھی لیکیسز کی طرح بائیں سے دائیں حرکت کرتا ہے۔ بائیں سے آغاز کرتا ہے اور جب جسم دفاع کرتا ہے تو دائیں طرف پناہ لیتا ہے۔ اوپر سے اندر کی طرف حرکت نہیں کرتا۔ جبکہ لائیکو پوڈیم Lycopodium میں الٹ ہے دائیں سے بائیں۔ سانپوں کے زہر میں عموماً حملہ بائیں طرف کا ہوتا ہے۔ سندھ میں سانپوں سے بچنے کے لئے عموماً یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اردگرد پیاز ڈال کر سو جاؤ تو سانپ نہ آئے گا۔ لیکیسز اور ایلیم سیپا میں طبعی جوڑ ہے۔

ایلوز Aloes

سی فوڈ (سمندری خوراک) سے خرابی ہو۔ پیٹ کی خرابی کی علامتیں ہو یا اپھارہ دائیں طرف ہو۔ لائیکو پوڈیم میں دائیں طرف نمایاں ہوتا ہے جگر کی خرابی بھی لائیکو پوڈیم سے ملتی جلتی ہے۔ پیٹ میں ہوا زیادہ ہو۔ اسہال قے وغیرہ ساتھ ہوں۔

ایلیومن Alumen

یہ سانپ کے زہر سے مشابہت رکھتی ہے۔ بہتے خون کو روکنے کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے کولائیڈل سلیوشن Collidal Solution کو جما دیتی ہے۔ خون کے ذرات موٹے ہو کر معلق نہیں رہتے۔ پانی کی طرح کا پتلا خون جاری ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا انسانی خون Collidal ہے یعنی معلق ہے۔ جو زہر سانپ سے مشابہ ہو اس کی مثال الیکٹرک کرنٹ ہے بجلی کے تیز کرنٹ سے آدمی ایک دم مرتا ہے۔ جسم کالا ہو جاتا ہے۔ خون کے جلنے سے رنگ کالا ہو جاتا ہے۔ چوٹوں میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ خون کے خلیے مر جاتے ہیں یا خون جم جاتا ہے۔

آرنیکا Arnica

بجلی کے جھٹکوں اور نیلاہٹ سمیت' سب کا علاج آرنیکا Arnica ہے۔ یہ ہمیشہ خصوصاً سفر میں ساتھ ہونی چاہئے۔ گھر میں بھی حادثات میں اور چوٹوں میں یہ بہترین دوا ہے۔

حضرت صاحب نے بیان فرمایا ربوہ میں میرے پاس ایسے بھی مریض لائے گئے کہ سر سے پاؤں تک لاٹھیوں کی ضربوں سے سارا جسم کالا ہو رہا تھا۔ ایسی حالت تھی لگتا تھا مر جائے گا۔ اسے آرنیکا دے کر بھجوا دیا دوسرے دن شام تک مریض کی کوئی اطلاع نہ ملی تو تشویش لاحق ہوئی۔ جواب ملا کہ وہ تو بھاگا دوڑا پھرتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا شروع میں اگر آرنیکا کو ایکونائیٹ ۲۰۰ میں ملا کر دیں' دونوں دوائیں ۲۰۰ میں تو بہت مفید ہوتی ہے۔ اگر چوٹ یا حادثے میں سرخی نمایاں ہو اور نیلاہٹ میں نہ بدلے تو آرنیکا کے ساتھ بیلاڈونا مفید ہوتی ہے۔ اس میں ماؤف حصے کی طرف خون کا رش ہوتا ہے۔ چوٹ سے ابھار بنتا ہے۔ جو چوٹ والے حصے کو چھپا لیتا ہے۔ ایسے موقع پر آرنیکا اکیلی کافی نہیں ساتھ بیلاڈونا اور ایکونائیٹ بھی دی جائے۔ تینوں دوائیں ملا کر دیں۔ ۲۰۰ میں بھی اور ۳۰ میں بھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا ابتدائی طور پر ہومیو پیتھی کی مشق کرنے والے ۳۰ سے شروع کریں۔ رفتہ رفتہ پوٹنسی اونچی کرتے جائیں۔ جہاں تجربے میں کوئی اچھی بات معلوم ہو مجھے ضرور لکھیں۔ آرنیکا چھوٹی سی لے کر بڑی پوٹنسی تک کام کرتی ہے۔ زیادہ تکلیف ہو تو بڑی پوٹنسی دی جائے۔

حضرت صاحب نے ایک احمدی Mountaineer مکرم میجر ممتاز صاحب کا ذکر کیا جو پہاڑ کی چوٹی سے ۷۸ فٹ نیچے گرے۔ ان کی چوٹ اتنی شدید تھی کہ ڈاکٹروں نے عملاً انہیں لاعلاج قرار دے دیا۔ ان کو آرنیکا اور نیٹرم سلف Natrum sulph ۱۰۰۰ میں دی۔ ایمرجنسی کی صورت حال تھی۔ اور ہدایت کی کہ پہلے دن دو دفعہ پھر روزانہ دیں۔ وہ حیرت انگیز طور پر شفا پا گئے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک صاحب مجھے ملنے آئے۔ وہ ملٹری آفیسر تھے۔ کہنے لگے آپ نے مجھے پہچانا میں نے کہا میں نہیں پہچان سکا۔ کہنے لگے میں وہ ہوں جس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اب ساری عمر وہیل چیئر پر گزرے گی۔ آپ نے مجھے جو نسخہ دیا تھا اس میں شروع میں کوئی فائدہ نہ دکھائی دیتا تھا۔ لیکن میں نے فیصلہ کیا کہ میں مسلسل کھاؤں گا۔ سال ڈیڑھ

باقی صفحہ ۴ پر

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

فرماتا ہے۔ بعض لوگ اللہ اور رسول کے ساتھ ہونے کا دعویٰ تو کر دیتے ہیں لیکن جب آزمائش کا موقعہ آتا ہے تو وہ پیٹھ پھیر لیتے ہیں اور یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ مومن نہیں۔ اور وقت پر کچے دھاگے ثابت ہوتے ہیں۔ ہاں اگر ان کو کچھ ملنا ہو تو دوڑے چلے آتے ہیں۔ اور اگر نہ ملنا ہو تو بھاگ جاتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ یا تو ان کے دلوں میں کوئی بیماری ہے یا ان کو ایمان نصیب نہیں ہوا۔ یا وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی بات کو مانا تو ان کو نقصان پہنچے گا اس کے مقابل میں مومنوں کا رویہ یہ ہوتا ہے کہ جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف کسی فیصلہ کے لئے بلایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور عمل سے اطاعت کرتے ہیں۔ اور آخر اس کے نتیجہ میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اللہ اور رسول کی اطاعت اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کا تقویٰ اختیار کرنے کے نتیجہ میں انسان ہمیشہ کامیاب ہی ہوا کرتا ہے۔

یہ آیات قومی ترقی سے تعلق رکھنے والے ایک نہایت ہی اہم اصل پر مشتمل ہیں اور ان میں بتایا گیا ہے کہ آپس کے اختلافات میں جب تک خدا اور اس کے رسول کو حَکَم نہ بنایا جائے اس وقت تک مسلمان بہ حیثیت مجموعی کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ منافقت اور بے ایمانی کی علامت ہوتی ہے کہ جہاں اپنا فائدہ دیکھا وہاں تو خدا اور اس کے رسول کی بات مان لی۔ اور جہاں یہ نظر آیا کہ اگر میں نے خدا اور اس کے رسول کی بات مانی تو مجھے نقصان پہنچے گا وہاں ان کے فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اسلام اس قسم کی منافقت کو جائز قرار نہیں دیتا۔ وہ کہتا ہے کہ تمہارے ایمان کی علامت یہ ہے کہ تم نہ صرف مذہبی امور میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرو بلکہ اپنے سیاسی اور معاشرتی امور میں بھی آپؐ کی اقتداء کرو۔ اور آپ کو اپنا حکم تسلیم کرو۔ در حقیقت اسلام ان مذاہب میں سے نہیں جو مذہب کا دائرہ عمل صرف چند عبادات اور افکار تک محدود رکھتے ہیں اور امور اعمال دنیوی کو ایک علیحدہ عمل قرار دیتے ہیں۔ اور ان میں کوئی دخل نہیں دیتے۔ ایسے مذہب یہ تو کہیں گے کہ نمازیوں پڑھو۔ روزے یوں رکھو۔ صدقہ و خیرات یوں کرو۔ لوگوں کے حقوق یوں بجالاؤ مگر کوئی ایسا حکم نہیں دیں گے جس کا نظام کے ساتھ تعلق ہو یا اقتصادیات کے ساتھ تعلق ہو۔ یا بین الاقوامی حالات کے ساتھ تعلق ہو۔ یا لین دین کے معاملات کے ساتھ تعلق ہو۔ یا ورثہ کے ساتھ تعلق ہو۔ اسی قسم کے مذاہب میں سے ایک مسیحی مذہب ہے۔ اور اس مذہب میں جو شریعت کو لعنت قرار دینے پر زور دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ بھی زیادہ تر یہی ہے کہ وہ افراد کے اعمال کو مذہب کی پابندیوں سے الگ رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں مذہب کا کام صرف یہ ہے کہ وہ کہے تم عبادت کرو۔ تم روزے رکھو۔ تم غریبوں کی خبر گیری کرو۔ تم عیسیٰؑ کو خدا سمجھو اسے اس بات کیا واسطہ ہے کہ قتل اور فساد اور چوریوں اور ڈاکوں کے متعلق کیا احکام ہیں۔ یا یہ قومیں آپس میں کس طرح معاہدات کریں۔ یا اقتصاد کو کس طرح حدود میں رکھا جا سکتا ہے۔ ان کے نزدیک شریعت کا ان امور سے کوئی واسطہ نہیں۔ چنانچہ اگر لڑکوں اور لڑکیوں کو ورثہ میں حصہ دینے کا سوال ہو تو وہ کہہ دیں گے کہ اس میں شریعت کا کیا دخل ہے۔ یہ ہمارے ملک کی پارلیمنٹ کا کام ہے کہ وہ جس امر میں قوم کا فائدہ دیکھے اسے بطور قانون نافذ کر دے اسی طرح وہ کہتے ہیں اگر ہم فیصلہ کر لیں کہ ہم سود لیں گے چاہے روپیہ کی صورت میں لیں اور چاہے جنس کی صورت میں تو مذہب کو کیا حق ہے کہ وہ یہ کہے کہ روپیہ کے بدلہ میں سودی روپیہ لینا ناجائز ہے۔ غرض وہ مذہب کے ان احکام سے جو نظام کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں شدید نفرت کرتے ہیں اسی لئے انہوں نے شریعت کو لعنت قرار دے رکھا ہے۔

اس کے بالمقابل بعض دوسرے مذاہب ایسے ہیں جنہوں نے مذہب کے دائرہ کو وسیع کیا ہے اور انسانی اعمال اور باہمی تعلقات اور نظام حکومت وغیرہ کے متعلق بھی قواعد بنائے ہیں۔ اور جو لوگ ایسے مذاہب کو مانتے ہیں لازماً انہیں یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ حکومت کے معاملات میں بھی مذہب کو دخل اندازی کا حق حاصل ہے۔ اور نیز یہ کہ ان احکام کی پابندی افراد اور جماعتوں پر اسی طرح واجب ہے جس طرح عقائد اور انفرادی احکام۔ مثلاً نماز اور روزہ وغیرہ میں واجب ہے۔ اس کی مثال میں یہودی مذہب کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص موسوی شریعت کو پڑھے تو اسے جا بجا یہ لکھا ہوا نظر آئے گا کہ اگر کوئی قتل کرے تو اسے یہ سزا دی جائے۔ چوری کرے تو یہ سزا دی جائے۔ جنگ ہو تو ان قواعد کو ملحوظ رکھا جائے۔ قربانی کرنی ہو تو ان اصول کے تحت کی جائے۔ اسی طرح لین دین اور تجارت وغیرہ معاملات کے متعلق وہ ہدایات دیتا ہے۔ غرض وہ معاملات جو حکومت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں یہودی مذہب ان میں دخل دیتا ہے۔ اب ہمیں دیکھنا چاہئے کہ اسلام کس قسم کے مذاہب سے مشابہت رکھتا ہے آیا اول الذکر قسم سے یا دوسری قسم کے مذاہب سے۔ اس غرض کے لئے جب قرآن کریم اور احادیث نبویہ کو دیکھا جاتا ہے تو ان پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے ہی یہ امر ثابت ہو جاتا ہے کہ اسلام پہلی قسم کے مذاہب میں شامل نہیں بلکہ دوسری قسم کے مذاہب میں شامل ہے اس نے صرف بعض عقائد اور انفرادی اعمال بتانے پر ہی اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ اس نے ان احکام کو بھی لیا ہے جو حکومت اور قانون سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ وہ صرف یہی نہیں کہتا کہ نمازیں پڑھو' روزے رکھو' حج کرو' زکوٰۃ دو بلکہ وہ ایسے احکام بھی دیتا ہے جن کا حکومت اور قانون سے تعلق ہوتا ہے۔ مثلاً وہ میاں بیوی کے تعلقات پر بحث کرتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان اگر جھگڑا ہو جائے تو کیا کیا جائے۔ اور ان کی باہمی مصالحت کے لئے کیا تدابیر عمل میں لائی جائیں۔ اور اگر کبھی مرد کو اس بات کی ضرورت پیش آئے کہ وہ عورت کو بدنی سزا دے تو وہ کتنی اور کیسی ہو۔ اسی طرح وہ لین دین کے قواعد پر بھی بحث کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ قرض کے متعلق کتنے گواہ تسلیم کئے جا سکتے ہیں۔ قرضہ کی کون سی صورتیں جائز ہیں۔ اور کون سی ناجائز۔ وہ تجارت اور فنانس کے اصول بھی بیان کرتا ہے۔ جن پر قضاء کی بنیاد ہے۔ چنانچہ وہ بتاتا ہے کہ کیسے گواہ ہونے چاہئیں۔ کتنے ہونے چاہئیں ان کی گواہی میں کن کن امور کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ اسی طرح وہ قضاء کے متعلق کئی قسم کے احکام دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ قاضیوں کو کس طرح فیصلہ کرنا چاہئے پھر ان مختلف انسانی افعال کی وہ جسمانی سزائیں بھی تجویز کرتا ہے جو عام طور پر قوم کے سپرد ہوتی ہیں مثلاً قتل کی کیا سزا ہے۔ یا چوری کی کیا سزا ہے۔ اسی طرح وہ وراثت کے قوانین بھی بیان کرتا ہے۔ حکومت کو ٹیکس کا جو حق حاصل ہے اس پر بھی پابندیاں لگاتا ہے۔ اور ٹیکسوں کی تفصیل بیان کرتا ہے حکومت کو ان ٹیکسوں کے خرچ کرنے کے متعلق جو اختیارات حاصل ہیں ان کو بھی بیان کرتا ہے فوجوں کے متعلق قواعد بیان کرتا ہے وہ بتاتا ہے کہ دو قومیں جب آپس میں کوئی معاہدہ کرنا چاہیں تو کن اصول پر کریں۔ اسی طرح بین الاقوامی تعلقات کے متعلق قواعد بیان کرتا ہے۔ مزدور اور ملازم رکھنے والوں کے متعلق قواعد بیان کرتا ہے سڑکوں وغیرہ کے متعلق قواعد بیان کرتا ہے۔ چنانچہ اسی ہدایت کے ماتحت جب بغداد بنایا گیا تو بڑی سڑکیں ساٹھ فٹ کی رکھی گئیں۔ اور چھوٹی سڑکیں تیس فٹ کی رکھی گئیں۔ غرض وہ تمام امور جو حکومت سے تعلق رکھے ہیں ان سب کو اسلام بیان کرتا ہے اور ساتھ ہی وہ مقننہ کا قانون بھی بیان کرتا ہے جس سے قوانین بنانے والوں کی راہنمائی ہو جاتی ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

سال میں مسلسل وہ دوا کھاتا رہا۔ اللہ نے فضل کیا کہ اب میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا وہ ایمرجنسی کا وقت تھا۔ اس وقت میرے ذہن پر پریشر تھا جو نسخہ میں نے تجویز کیا تھا وہ بعد میں بھول گیا۔ ان سے کہا کہ وہ نسخہ مجھے یاد دلائیں وہ نسخہ یہ تھا۔

آرنیکا ۳۰

روٹا ۳۰

ہائی پیریکم ۳۰

کلکیریا فاس ۳۰

سمفائیٹم ۳۰

یہ سب ادویہ ۳۰ میں اور صورت حال سنگین ہو تو ۲۰۰ میں اور ایمرجنسی ہو تو ۱۰۰۰ میں بھی دی جا سکتی ہے۔ بے شک چوٹ کو دیر ہو گئی ہو۔ اگر چوٹوں کے بد اثرات باقی ہوں تو دیر کے بعد بھی اثر کرے گی۔

ہائی پیریکم میں خاص بات ہڈیوں کے ٹوٹنے کا علاج ہے دمچی کی ہڈی جس کا آخری سرا لمبوترا سا ہوتا ہے۔ اگر کوئی اس طرح گرے کہ دمچی پر زور پڑے تو دردیں ہمیشہ کے لئے رہ جاتی ہیں۔ اس کا بڑا موثر علاج ہے۔

سمفائیٹم' روٹا اور کلکیریا فاس ہر قسم کے فریکچر کے لئے ہے۔ اس میں ہڈیوں کے بڑھنے کی رفتار دگنی ہو جاتی ہے۔ چھ ہفتوں کی بجائے تین ہفتوں میں ہڈی جڑ جاتی ہے۔ خصوصاً بوڑھے افراد کی ہڈیوں میں نہایت ضروری ہے۔ اس کے ساتھ آرنیکا بھی ضرور رکھیں۔ آرنیکا کا ہڈیوں کی چوٹ سے تو تعلق نہیں۔ اس کا اثر عضلات گوشت اور خون کی رگوں پر ہوتا ہے مگر ہڈیوں پر نہیں ہوتا۔ باقی دوائیں ہڈیوں پر اثر کرتی ہیں۔ ہڈیوں کی سطح پر باریک باریک اعصاب کے جال بنے ہوتے ہیں یہ ہڈیوں کے بڑھنے اور رکنے کے احکامات دیتے ہیں۔

"میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

صفیہ بیگم

میرے بچپن کے دن

اس کتاب کی مصنفہ صفیہ بیگم اہلیہ چوہدری صالح محمد سیال ہیں اور یہ کتاب حضرت مولانا شیر علی صاحب کی زندگی کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس کے کچھ حصے پہلے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن بعض وجوہات کی بناء پر اس کتاب کو تسلسل کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔ اس کا پیش لفظ جو محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے لکھا ہے وہ ہمارے قارئین پڑھ چکے ہیں۔ اب کتاب کا پہلا حصہ پیش کیا جارہا ہے۔ صفیہ بیگم صاحبہ کہتی ہیں:-

اپنے بچپن کی یادوں کو دہرانے سے پہلے میں آپ کو اپنے گھر لئے چلتی ہوں تا کہ سب واقعات پڑھتے ہوئے آپ کو محسوس ہو کہ گویا آپ نے بھی یہ زمانہ میرے ساتھ گذارا ہے۔ قادیان کے تقریباً وسط میں ایک ریتلا میدان تھا جو ریتی چھلہ کے نام سے مشہور تھا۔ اس ریتی چھلے کے درمیان میں ایک بہت بڑا گھنا بڑ کا درخت تھا۔ یہ درخت اتنا گھنا تھا کہ اس کے نیچے دن کو بھی اندھیرا سا رہتا تھا۔ لوگ گرمیوں کی دوپہریں اس پیڑ کے نیچے چارپائیاں ڈال کر گذارتے تھے۔ خوانچہ فروش بھی آکر بیٹھ جاتے۔ قادیان میں جب جمعہ بازار لگنا شروع ہوا تو اسی درخت کے نیچے عارضی دکانیں بنائی جاتی تھیں۔ ریتی چھلہ سے ریلوے سٹیشن تک سیدھی سڑک جاتی تھی' ریتی چھلہ اور اس کے اردگرد آباد والے محلے کا نام دارالفتوح تھا۔ ہمارے گھر اور محترم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے گھر کے درمیان صرف ایک گلی کا فاصلہ تھا۔ بارش ہوتی تو نشیب کی وجہ سے پانی کھڑا ہو جاتا۔ اسی وجہ سے ہمارا گھر زمین سے اونچا تھا۔ چھ سیڑھیاں چڑھ کر دروازے سے اندر جاتے۔ دروازہ کھولتے ہی سامنے بہت بڑے نیم کے درخت پر نظر پڑتی اس درخت کی ایک مضبوط ٹہنی پر لوہے کی موٹے زنجیر کا ایک جھولا بھی تھا۔ یہ درخت کیا تھا؟ اماں جی کا کانفرنس ہال بھی تھا۔ عورتیں جو ملنے آتیں اسی درخت کے نیچے چارپائیوں یا سیڑھیوں پر ان سے ملاقات ہوتی۔ یہ درخت سکول بھی تھا۔ اماں جی بچوں کو قرآن پاک پڑھاتیں گرمیوں میں اس کی شاخوں پر بچے اپنی اپنی کتابیں لے کر چڑھ جاتے اور پرلطف فضاء میں پڑھائی کرتے۔ محترم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب جلد کے مریضوں کو دوا کے ساتھ یہ مشورہ بھی دیتے تھے کہ ہمارے گھر سے نیم کے پتے اور نمکولیاں لے جائیں مریضوں کے لئے یہ پتے توڑ کر دینے کی خدمت کا سلسلہ سارا دن چلتا۔ ایک ٹہنی پر میاں مٹھو کا پنجرہ بھی تھا۔ میٹھی میٹھی باتوں سے بچوں کا دل بہلاتا۔ گھر میں آنے جانے والے بلند آواز سے سلام کہتے تھے۔ طوطا بھی سلام سیکھ گیا اور بہت پیاری آواز میں سلام کہتا۔ ہمارے اباجی کو دیکھ کر کہتا مولوی صاحب سلام ہم سب شدید سردی کے علاوہ صحن ہی میں سوتے تھے ہلکی بارش میں چارپائیاں درخت کے نیچے کر لیتے۔ بارش تیز ہوتی تو اندر جاتے۔ نیم کے درخت کے علاوہ دوسرے پھلدار درخت بھی تھے۔ اور موتیا کے پودوں پر تیز خوشبو والے بڑے بڑے پھول لگتے۔ یہیں مٹی کے گھڑوں میں ٹھنڈا پانی بھی مل جاتا۔ رہائشی حصہ میں مردانہ اور زنانہ الگ الگ تھا۔ بڑے بڑے کمرے تھے ایک کمرے میں باجماعت نماز پڑھنے کے لئے جگہ بھی تھی کمرے جلسہ سالانہ پر مہمانوں سے بھر جاتے۔ ہمارے گھر میں ایک طرف بھینسوں کا باڑہ بھی تھا۔ جس کے علاوہ دو بہت مہارت سے سدھائے ہوئے کتے تھے۔ جو سانپ یا چور کے آنے کی اطلاع پاؤں ہلا کر جگا کر دیتے تھے۔ مجھے یاد ہے ہمیں بچپن میں گھر کے باہر جانے کی اجازت نہ تھی۔ ہم چھت پر چڑھ کر باہر کا نظارہ کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کیا دیکھا کہ خدام اور اطفال لمبی لمبی قطاروں میں کھڑے ہیں ایک طرف اینٹوں کا ڈھیر ہے دوسری طرف گارہ ہے ایک ایک اینٹ اور گارے کی کڑاہی ایک سے دوسرے کے ہاتھ میں منتقل ہوتے ہوئے ان خدام تک پہنچ جاتی جو دیوار بنا رہے تھے۔ یہ بڑا دلچسپ منظر تھا صبح تک ریتی چھلہ کے اردگرد دیوار بن گئی۔ یہ نظارہ کام کی لگن' فرمانبردار' اتحاد اور وقار عمل کا ایک نہ ختم ہونے والا نقش قائم کر گیا۔

ہمارے گھر میں بہت سے افراد رہتے تھے۔ میرے نانا حضرت مولوی شیر علی صاحب جنہیں سب گھر میں اباجی کہتے تھے۔ بہت لمبے اونچے مضبوط جسم کے پیار کرنے والے بزرگ تھے۔ سفید قمیض ٹخنوں سے اونچی سفید شلوار اور سفید ململ کی پگڑی پہنتے پاؤں میں دیسی جوتا۔ سردیوں میں بھاری براؤن رنگ کی گرم چادر (لوئی) کندھوں پر ڈال لیتے۔ ہاتھ میں چھڑی ہوتی عام طور پر نیچی نگاہیں اور ہونٹوں پر تسبیح و تحمید کا ورد رہتا۔

اماں جی' میرے ماموں ڈاکٹر عبدالرحمان رانجھا' عبدالرحیم' عبداللطیف' عبدالحلیم اور عبدالحمید۔ میری والدہ خدیجہ زینب اور خالہ امتہ الرحمان صاحبہ سب ایک ہی جگہ ۔ تے اور سب کے بچے ایک ہی جگہ پلے بڑھے۔

میرے ننھیال اور ددھیال کا خاندان ایک ہی تھا۔ میرے دادا حضرت حکیم مولوی شیر علی صاحب نے سب سے پہلے احمدیت قبول کی۔ یہ اباجی کے حقیقی چچا تھے۔ اباجی کے والد حضرت مولوی نظام الدین اپنے وقت کے جید علماء میں سے تھے۔ ادرحمہ موضع عبدالرحمان ضلع سرگودھا کی بیت میں درس قرآن مجید دیا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حق کی روشنی دکھائی تو آپ نے قبول کرنے کا اعلان کیا۔ اس طرح ادرحمہ میں احمدیت کا پودا لگا جو احمدی گاؤں کے نام سے مشہور ہوا۔

اباجی کی والدہ نہایت ذہین و فہیم پارسا خاتون تھیں۔ اپنے خاوند سے پہلے بیعت کی آپ حافظ قرآن تھیں۔ رفیقہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھیں۔ وصیت کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے دیئے۔ عبدالعلی اور شیر علی۔ وہ اپنے بیٹوں کو اس طرح دعا دیتیں۔

"علی تے شیر تہاڈیاں عمراں ہون ڈھیر
جدوں تک جیو دودھ مجھیں دا پیو"

شیخ رحمت اللہ شاکر

مسلم نوجوانوں کے کارنامے

محترم شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے ۱۹۳۹ء کے اوائل میں ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام تھا مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے اس کتاب کے تعارف کے لئے آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے سے گزارش کی تو حضرت صاحبزادہ صاحب نے تحریر فرمایا۔

شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر کی کتاب جس کا عنوان مسلمان نوجوانوں کے سنہری کارنامے ہے اس وقت طبع ہو کر اشاعت کے لئے تیار کی جارہی ہے۔ شاکر صاحب نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں اس کتاب کے دیباچہ کے طور پر چند سطور لکھ کردوں۔ جس کی تعمیل میں یہ حروف قلم بند کر رہا ہوں۔

شاکر صاحب نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے وہ ایک عرصہ دراز سے بلکہ طالب علمی کے زمانہ سے میرے مدنظر تھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب یہ خاکسار سکول کی نہم اور دہم جماعت میں تعلیم پاتا تھا تو اس وقت ہمیں ایک انگریزی کی کتاب "گولڈن ڈیڈز" پڑھائی جاتی تھی جس میں بعض مغربی بچوں اور نوجوانوں کے سنہری کارناموں کا ذکر درج تھا مجھے اس کتاب کو پڑھ کر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ایک کتاب اردو میں مسلمان نوجوانوں کے کارناموں کے متعلق لکھی جائے جس میں مسلمان بچوں کے ایسے کارنامے درج کئے جائیں جو مسلمان نونہالوں کی تربیت کے علاوہ دوسری قوموں کے لئے بھی ایک عمدہ سبق ہوں۔ یہ خواہش طالب علمی کے زمانے سے میرے دل میں قائم ہو چکی تھی۔ اس کے بعد جب میں نے اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا تو یہ خواہش اور بھی ترقی کر گئی۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ جو کارنامے مسلمان نوجوانوں کے ہاتھ پر ظاہر ہو چکے ہیں۔ وہ ایسے شاندار اور روح پرور ہیں کہ ان کے مقابلہ پر (دیگر) نوجوانوں کے کارناموں کی کچھ بھی حیثیت نہیں۔ اور میں نے ارادہ کیا کہ جب بھی خدا توفیق دے گا میں اس کام کو کروں گا۔ مگر افسوس ہے کہ ایک لمبے عرصے تک میری خواہش عملی جامہ نہ پہن سکی۔ بالآخر گزشتہ سال اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ تقریب پیدا کر دی کہ شیخ رحمت اللہ شاکر نے مجھ سے مشورہ پوچھا کہ میں آج کل رخصت کی وجہ سے فارغ ہوں مجھے کوئی ایسا مضمون بتایا جائے جس پر میں ایک مختصر کتاب لکھ کر اسلام اور احمدیت کی خدمت کر سکوں۔ اس پر میں نے شاکر صاحب کو اپنی یہ خواہش بتا کر یہ تحریک کی کہ وہ اس موضوع پر مطالعہ کر کے کتاب تیار کریں اور میں نے چند ایسی کتابوں کے نام بھی بتا دیئے۔ جن سے وہ اس مضمون کی تیاری میں مدد لے سکتے تھے۔ اور انتخاب وغیرہ کے متعلق بھی مناسب مشورہ دیا اور مجھے خوشی ہے کہ شاکر صاحب نے مطلوبہ کتاب کے تیار کرنے میں کافی محنت سے کام لے کر ایک اچھا مجموعہ تیار کر لیا ہے۔ میں نے اس سارے مجموعے کو بالاستیعاب نہیں دیکھا۔ مگر بعض حصے دیکھے ہیں اور بعض جگہ مشورہ دے کر اصلاح بھی کروائی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ نے چاہا تو یہ کتاب نوجوانوں کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

یہ ایک فیصلہ شدہ بات ہے کہ کسی قوم کی مضبوطی اور ترقی میں اس کے نوجوانوں کا بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ایک تسلیم شدہ بات ہے کہ نوجوانوں کی تربیت کا ایک بڑا عمدہ ذریعہ سلف صالح کی روایات ہیں۔ جنہیں سن کر یا مطالعہ کر کے وہ اپنے اندر کام کی روح پیدا کر سکتے ہیں۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ بعض مسلمان نوجوانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ کے بعد ایسے ایسے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے ہیں کہ ان کا ذکر پڑھ کر بے اختیار تعریف نکلتی ہے۔

باقی صفحہ ۶ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات -

بوسنیا / فرانس

فرانس نے کہا ہے کہ بوسنیا میں دو سال سے جنگ جاری ہے امن کی کوششیں کامیاب نہیں ہو رہیں۔ اگرچہ بار بار کوشش کی گئی ہے لیکن مستقل امن قائم نہیں ہو رہا۔ ایسے لگتا ہے کہ اب فرانس امن کی کوششوں سے تنگ آگیا ہے اور اس نے دھمکی دی ہے کہ اگر امن کی گفتگو میں پیش رفت نہ ہوئی تو وہ اپنی اقوام متحدہ کی امن فوج کا حصہ واپس بلالے گا۔ نیٹو نے اس بات پر اعتراض کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ فرانس کی یہ دھمکی اگر منطقی نتیجہ تک پہنچائی گئی تو بالآخر بوسنیا کو ہی نقصان ہو گا۔ جس خطے کے امن کے لئے فرانس اتنا بے قرار ہے وہ اسی خطے کو مزید بدامنی کے لئے چھوڑ کر واپس اپنے گھر چلا جائے گا۔ یہ بات کسی طرح بھی عالمی برادری کو پسند نہیں آئے گی۔ جہاں تک امن کی کوششوں کا تعلق ہے سب لوگ بظاہر نیک نیتی کے ساتھ یہ کوششیں کر رہے ہیں تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ کوششیں کرنے والوں کا قصور ہے۔ کوششوں کا جاری رکھنا نیک نیتی پر ہی مبنی ہے۔ فرانس کو چاہئے کہ وہ میدان میں ڈٹا رہے اور بوسنیا کے لئے حفاظتی اقدامات سے گریز نہ کرے اور امن کی کوششوں میں اس کے لئے جس حد تک ممکن ہے اپنا کردار ادا کرتا رہے۔ اس بات کا بھی ڈر ہے کہ اگر فرانس نے اپنی فوجیں واپس بلالیں تو کئی دیگر یورپی ملک بھی اپنی فوجیں واپس بلالیں گے۔ اور اس طرح بوسنیا انتہائی غیر محفوظ ہو کر رہ جائے گا۔ گزشتہ دنوں بعض اسلامی ملکوں نے اپنی فوجیں بوسنیا بھیجنے کی پیش کش کی تھی لیکن اسے پذیرائی نہیں ملی۔ خیال یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر اسلامی ملکوں کی فوجیں وہاں پہنچیں تو جھگڑے میں تیزی آجائے گی۔ اور بوسنیا کے مخالفین کسی صورت بھی جنگ بند کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے اور بوسنیا مسلسل تباہی سے دوچار ہوتا رہے گا۔

یمن کی خانہ جنگی

یمن کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہے۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ جنوبی یمن اپنی طاقت کو اتنا کمزور ہوتا دیکھ رہا ہے کہ شائد وہ شمال کا اس حد تک مقابلہ نہ کر سکے کہ اپنی پہلی پوزیشن پر قائم رہے۔ شمال نے دعویٰ کیا ہے کہ جنوبی یمن کے بعض اہم حصے اس نے اپنے قبضے میں لے لئے ہیں اگرچہ بعض علاقوں سے جنوبی یمن نے شمالی یمن کے فوجیوں کو پیچھے دھکیل دیا ہے۔ لیکن شمالی یمن کے فوجی جو عدن کی طرف بڑھ رہے ہیں ان کی پیش قدمی کو روکنا کوئی آسان کام نہیں۔ اسی بات کو دیکھتے ہوئے جنوبی یمن نے اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ اب وہ شمالی یمن کے ساتھ اتحاد قائم نہیں رکھ سکتا۔ اور اب وہ ایک آزاد ریاست کے طور پر زندہ رہے گا۔ لیکن شمالی یمن نے اس اعلان کا فوری نوٹس لیتے ہوئے کہا ہے کہ اس امر کو بغاوت تصور کیا جائے گا اور جنگ کے اختتام پر باغیوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ اس بات کا بہت زیادہ امکان ہے کہ اگر شمال سارے جنوبی یمن کو فتح نہ کر سکا تو یہ جنگ جاری رہے اور بغیر کسی فیصلے کے جنگ کا جاری رہنا عوام الناس کی تباہی کا باعث بنے۔ بعض تجزیہ نگاروں نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ اگرچہ جنگ تو جاری ہے اور دونوں علاقے جنگ جاری رکھنے پر اصرار کر رہے ہیں لیکن دراصل وہ چاہتے یہ ہیں کہ کوئی ایسی بات سامنے آئے جس سے جنگ بند ہو جائے اور سیاسی طور پر اس مسئلے کا حل نکل آئے۔ شمالی یمن جو پیش رفت کرتے ہوئے عدن کی طرف بڑھ رہا ہے وہ تو یقیناً یہی چاہے گا کہ جنوب اس کے ماتحت رہے اور سیاسی طور پر معاملہ حل کر لیا جائے۔ اسلامی دنیا کو اس بات کا خطرہ نظر آ رہا ہے کہ یمن کی جنگ اسلامی دنیا کو بھی مختلف دھڑوں میں تقسیم کر سکتی ہے۔ اور اگر ایسا ہوا تو جنگ کے اثرات دیرپا بھی ہوں گے اور تباہ کن بھی۔

صومالیہ / امریکی کردار

گزشتہ سال جون میں ۲۵- پاکستانی فوجی صومالیہ میں جنرل آئیدید کے حامیوں کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ ان کی موت کے متعلق اقوام متحدہ نے ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس کمیشن کی تحقیقات کے سلسلے میں جو امور سامنے آ رہے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ایک امریکی جرنیل طامس منٹگمری کی غفلت اس حادثہ کی وجہ بنی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جنرل طامس منٹگمری کو اس بات کا علم تھا کہ آئیدید کے حامی کس طرح حملہ کرنے والے ہیں اور اس نے اپنی کسی مصلحت کے ماتحت پاکستانیوں کو اس سے مطلع نہ کیا جس کے نتیجہ میں ان کی بے خبری میں ان پر حملہ ہوا اور وہ مارے گئے۔ جنرل آئیدید کے حامیوں نے چھپ کر یہ حملہ کیا تھا اس لئے پاکستانی فوجیوں کو اپنے دفاع کا موقع نہیں ملا۔ ابھی مزید رپورٹیں آ رہی ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ امریکی فوجیوں کی کئی اور غلطیوں کے سامنے آنے کا امکان ہے۔ بعض تجزیہ نگاروں نے امریکیوں پر یہ بھی الزام لگایا ہے کہ وہ دراصل صومالیہ میں امن و امان قائم کرنے کو اپنا مطمع نظر نہیں سمجھتے وہ صومالیہ کے ذخائر پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور وہاں اس طرح اپنا اثر و رسوخ قائم کرنا چاہتے ہیں کہ مقامی لوگوں کو ان کی قدرتی مال و دولت سے محروم کر کے خود اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ایسی ہی باتیں کئی دیگر مواقع پر بھی امریکہ کی بدنامی کا باعث بن چکی ہیں۔ اگر امریکہ نیک نیتی کے ساتھ صومالیہ میں امن و امان قائم کرنا چاہتا ہو تو یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔

رقیہ خالدہ

تکبّر کا گناہ

رقیہ خالدہ صاحبہ اپنی کتاب تکبر میں کہتی ہیں:

آج میں آپ کو ایک ایسے گناہ کے بارے میں بتاؤں گی جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے یہ ایک ایسا گناہ ہے جس میں مبتلا ہو کر انسان اپنی تمام نیکیوں کو برباد ہی نہیں کرتا بلکہ انبیاء کے انکار کا دروازہ کھولتا ہے اس لئے اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

یہ گناہ تکبر ہے یعنی اپنے آپ کو ہر لحاظ سے دوسروں سے برتر و اعلیٰ سمجھنا یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ متکبر شخص اس وہم میں مبتلا ہوتا ہے کہ "ہم چوما دیگرے نیست" یا آسان لفظوں میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ متکبر انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ دوسرے سب جاہل ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ

اپنی دانائی پہ ہوتا ہے جنہیں ناز بہت
ایسے طائر ہی ہمیشہ تہ دام آتے ہیں

یا یہ کہ ایک مغرور اور متکبر کمائی ہوئی دولت کو ہمیشہ اپنی ہی کوششوں کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کے فضل کو شامل نہیں کرتا۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے "اپنے منہ میاں مٹھو" یہی باتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتی ہیں۔ اور انبیاء کے انکار کا ذریعہ بنتی ہیں اس کو ایک مثال سے واضح کروں گی۔

(۱) سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دعویٰ نبوت سے قبل آپ کی دیانت امانت کی وجہ سے سب لوگ آپ کی عزت کرتے تھے۔ اور امین کے لقب سے پکارتے تھے (ابن ہشام)

(۲) آپ کی راست گوئی دیکھ کر ابو جہل جیسا دشمن اسلام آپ کے خون کا پیاسا بھی اقرار کرنے پر مجبور تھا۔ اس نے بھی آپ کو مخاطب کرتے ہوکہا۔ "اے محمد ﷺ" ہم تجھے جھوٹا نہیں کہتے بلکہ اس بات کو جھوٹا کہتے ہیں جو تو لایا ہے۔ (ترمذی)

(۳) یہ تو فرد کا اقرار تھا اب دیکھیں آپ کے متعلق پوری قوم کا نظریہ کیا تھا۔

جب آنحضرت ﷺ نے ایک پہاڑی پر چڑھ کر قریش کو جمع کیا اور ان سے کہا۔

"اگر میں تم سے یہ کہوں کہ پہاڑی کی پچھلی وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات مانو گے" تو قریش سرداران قریش نے یک زبان ہو کر کہا "ہم مانیں گے کیونکہ ہم نے تجھ کو ہمیشہ صادق پایا ہے"۔ (بخاری مسلم)

عربی کا ایک محاورہ ہے "حقیقی فضیلت وہ ہے جس کا اغیار بھی اقرار کریں" اب دیکھیں کہ سرداران قریش کو آپ کے اوصاف بیان

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۵

بعض چھوٹی چھوٹی عمر کے بچوں نے ایسی ایسی خدمات سرانجام دی ہیں کہ بڑے بڑے لوگ بھی ان میں ہاتھ ڈالتے ہوئے رکتے تھے۔

دراصل بچپن کا زمانہ ایک بڑا ہی عجیب و غریب زمانہ ہوتا ہے۔ جس میں ایک طرف تو نمونہ اور ترقی کی طاقت اپنا کام کر رہی ہوتی ہے اور دوسری طرف خطرات سے ایک گونہ بے پروائی کا عالم ہوتا ہے۔ ایسے ماحول میں اگر انسان کے ذہن کو ایک اچھے راستہ پر ڈال دیا جائے تو وہ حقیقتاً حیرت انگیز کام کر سکتا ہے۔ اور اس ذہنی کیفیت کے پیدا کرنے کے لئے ایک طرف تو ایمان اور اخلاق کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسری طرف عملی نمونہ کی......

روایات کا قومی اخلاق پر اتنا گہرا اثر ہوتا ہے کہ بعض محققین نے تو قوم کے لفظ کی تعریف ہی یہ کی ہے کہ روایات کے مجموعہ کا نام ہی قوم ہے۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ ایک قوم کو دوسری قوم سے ممتاز کرنے والی زیادہ تر قومی روایات ہی ہوتی ہیں۔ مگر روایات کو محض قصے کے رنگ میں نہیں لینا چاہئے۔ بلکہ ان کی تحریکی قوت سے فائدہ اٹھانا چاہئے تاکہ گزشتہ تحریک ہماری آئندہ عمارت کے لئے بنیاد کا کام دے سکے۔

میں اس مختصر تمہید کے ساتھ اس مجموعہ کو اپنے عزیز نوجوانوں کے سامنے پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۳۷ میں شیراز احمد ولد چوہدری ظفراللہ قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ پنیار شمالی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین صد (۳۰۰) روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیراز احمد چک نمبر ۹ ش پنیار P.O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر ۱ محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر ۲۵۰۹۹ مربی سلسلہ گواہ شد نمبر ۲ حمید اللہ ولد چوہدری حاکم علی چک نمبر ۹ ش پنیار ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۹۵۳۸ میں کاشف بن ارشد ولد چوہدری ارشد علی صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-۵۳۰-A گلشن راوی ملتان روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد پچاس (۱۵۰) روپے ماہوار بصورت وظیفہ صدارتی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کاشف بن ارشد گلشن راوی ملتان روڈ گواہ شد نمبر ۱ ارشاد احمد ورک ایڈووکیٹ وصیت نمبر ۱۶۶۰۸ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری ارشد علی والد موصی۔

مسل نمبر ۲۹۵۳۹ میں کاشف عمر مرزا ولد احمد عمر مرزا قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد (۲۰۰) روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ مین تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کاشف عمر مرزا ۲۱۳ عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ سید طارق محمود ۱۸۳ ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۲ رانا مبارک احمد صدر حلقہ اقبال ٹاؤن وصیت نمبر ۱۹۴۷۳۔

مسل نمبر ۲۹۵۴۰ میں ملک بشیر احمد ولد ملک فتح محمد صاحب قوم ملک پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ نمبر ۱۲/۱۶ برقبہ ۱۰ مرلہ دارالیمن شرقی ربوہ مالیتی ۲۵۰۰۰ روپے (۲) بینک بیلنس ۱۸ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک بشیر احمد c/o مقبول احمد محلہ غفور آباد چھنیاں ربوہ گواہ شد نمبر ۱ منیر الدین احمد وصیت نمبر ۱۰۹۷۸ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری عنایت اللہ وصیت ۱۰۶۸۹۔

مسل نمبر ۲۹۵۴۱ میں غلام نبی ولد مراد علی قوم وڑائچ پیشہ معماری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان ۸/۲۵ دارالرحمت شرقی ب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) نقد بینک میں گیارہ ہزار پانچ صد اسی روپے اس وقت مجھے مبلغ۔/۸۰۰ روپے ماہوار بصورت معماری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام نبی مکان نمبر ۸/۲۵ دارالرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر ۱ عنایت اللہ وصیت نمبر ۱۰۶۸۹ گواہ شد نمبر ۲ نذیر احمد باجوہ ۲۶/۷ ۲ دارالرحمت شرقی ب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۵۴۲ میں مقصود اظہر گوندل ولد محمد یار گوندل قوم گوندل پیشہ کارکن خدام الاحمدیہ ربوہ عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۸۲ء ساکن طاہر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۵۱۵ روپے ماہوار بصورت کارکن خدام الاحمدیہ ربوہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مقصود اظہر گوندل کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ گواہ شد نمبر ۱ مظفر احمد ولد محمد بوٹا طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر ۲ رانا عطاء اللہ صاحب ولد رانا انور احمد طاہر آباد ربوہ۔

بقیہ صفحہ ۶

کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ اور یہ سب خدائی تصرف کے تحت تھا۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ سرداران قریش اور دیگر کفار اللہ تعالیٰ کے محبوب کو راستباز' امین' اور صادق کہتے تھے' تو پھر انہوں نے آپ کا انکار کیوں کیا۔ جب ساری قوم کی نظر میں آپ صادق تھے تو مظالم ڈھانے کی نوبت کیوں آئی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کو ان کا تکبر لے بیٹھا۔ تکبر نے ان کے دلوں اور ذہنوں کو مفلوج کر دیا تھا۔ ان کے دماغوں میں ایک ہی جنون سوار تھا۔ کہ ہم بڑے لوگ ہیں۔ ہم باحیثیت ہیں اقتدار ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ یہ قرآن تو ہم میں سے کسی بڑے پر نازل ہونا جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا یعنی کیوں نہ قرآن مکہ یا طائف کے بڑے آدمی پر نازل ہوا۔ یہ تھا تکبر جس کے نتیجہ میں وہ ایمان لانے سے محروم رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے عذاب کا موجب بنے۔

تکبر کتنا خطرناک مرض ہے۔ آئیں ہم سب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔

ایک وقت میں تین کام
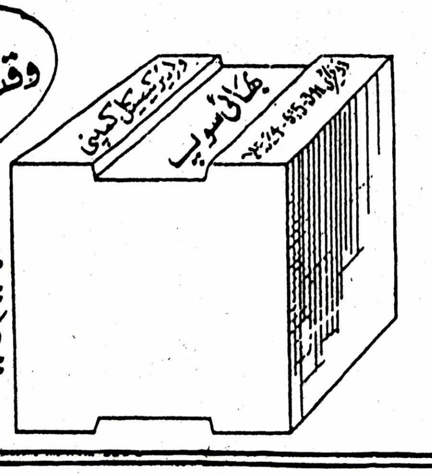
دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR

وزن میں پورا ⊙ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ - ۷۷۷۶۴
فیکس نمبر ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۰۵۲۴۸

مسوڑھوں سے خون آنا اور بال گرنا
عام شکایات ہیں لیکن ہیں قابلِ فکر!
(ہومیوپیتھک) پائیوریا پاوڈر
مسوڑھوں سے خون آنے کیلئے
(ہومیوپیتھک) فالنگ ہیئر آئل گرتے بالوں کیلئے
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-211283 , 04524-771
فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ : یکم- جون-1994ء-
رات قدرے ٹھنڈی رہی۔
دن کو گرمی کی شدت جاری ہے۔
درجہ حرارت کم ازکم 21 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری پر قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے الزامات لگائے اور ان سے استعفٰی کا مطالبہ کیا۔ اس پر اسمبلی میں زبردست ہنگامہ ہو گیا۔ سپیکر نے اپوزیشن لیڈر کو صدر مملکت کے خلاف تقریر سے روکا اور تقریر بند کرنے کو کہا لیکن نواز شریف بولتے رہے تو سپیکر نے ان کا مائیک بند کروا دیا۔ نواز شریف اس کے باوجود بولتے رہے۔ سپیکر نے ان کے ریمارکس حذف کرا دیئے۔ اپوزیشن بنچوں کی جانب سے اس پر زبردست احتجاج کیا گیا بعد ازاں سپیکر کے رویئے کے خلاف اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔

○ اپوزیشن لیڈر نواز شریف نے صدر مملکت پر الزام عائد کیا کہ انہوں نے جنرل درانی کے ذریعے میری حکومت کو ختم کرنے کی سازش کی۔ حکومت ان کی کرپشن کو تحفظ دے رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سردار فاروق لغاری نے ۱۹۹۳ء کے انتخابات میں مہران بینک سے رشوت حاصل کر کے اراکین پارلیمنٹ کے ووٹ خریدے انہوں نے استعفٰی نہ دیا تو قوم خود ان کو ہٹا دے گی۔ وہ امریکہ میں بن بلائے مہمان کی طرح خیرات مانگتے رہے۔ امریکی صدر نے پاکستانی صدر کے ساتھ فوٹو تک نہیں کھنچوائی۔ فاروق لغاری نے ٹیکس سے بچنے کے لئے کئی حربے استعمال کئے۔ اپوزیشن لیڈر نے دستاویزی ثبوت بھی اسمبلی میں پیش کئے۔

○ قائد حزب اختلاف نے قومی اسمبلی میں جب صدر پر الزامات عائد کئے تو "گو لغاری گو" کے نعرے لگائے گئے۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے اراکین ڈیسکوں کی تھاپ پر نعرہ بازی کرتے رہے اس واقعے سے ۱۹۹۱ء میں غلام اسحاق خان کے خلاف نعروں کی یاد تازہ ہو گئی۔

○ قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف نواز شریف اور سپیکر کے درمیان سخت جملوں کا تبادلہ ہوا۔ نواز شریف نے کہا کہ جناب سپیکر آج آپ مجھے بولنے سے روکیں گے تو کل وزیراعظم بھی یہاں بات نہیں کر سکیں گی۔

○ مسٹر نواز شریف نے قومی اسمبلی سے واک آؤٹ کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور کہا کہ صدر غیر جانبدار نہیں رہے لہٰذا وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ صدر نے مہران بینک سکینڈل سے کروڑوں روپے کی رقومات حاصل کیں۔

○ ملک بھر میں گرمی کا زور نہیں ٹوٹا۔ درجنوں افراد ہلاک اور سینکڑوں بے ہوش ہو گئے۔ سینکڑوں بچوں کو سن سٹروک ہو گیا۔ عوام نے اذانیں دینی شروع کر دیں۔ چھانگا مانگا کیبن کے ساتھ ریلوے لائن گرمی سے ٹیڑھی ہو گئی۔

○ شدید گرمی کی وجہ سے حکومت نے اعلان کیا ہے کہ پنجاب میں موسم گرما کی تعطیلات ۴- جون سے ۳۱ اگست تک ہونگی۔ اس سے قبل چھٹیاں کرنے کا اعلان ۱۵- جون سے کیا گیا تھا۔

○ محکمہ موسمیات نے بتایا ہے کہ مئی میں کبھی اتنا درجہ حرارت نہیں ہوا۔ لاہور میں گرمی سے تین افراد ہلاک ہو گئے۔

○ صدر فاروق لغاری نے امریکہ میں پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کروانے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ملکی سلامتی کو خطرہ ہوا تو ایٹمی ہتھیار بنائیں گے۔ قومی امنگوں کے خلاف باہر سے کوئی فیصلہ قابل قبول نہیں۔ انہوں نے نیویارک میں پاکستانیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں غیر جانبدار صدر رہوں۔ اکثریت کھو دینے والی حکومت سے وہی سلوک ہو گا جو سرحد میں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۹۰ء کے انتخابات میں بڑے پیمانے پر دھاندلی ہوئی۔ نتائج پر اثر انداز ہونے کے لئے بھاری رقم تقسیم کی گئی جس کا سابق آرمی چیف نے بھی اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کو اپنا وجود قائم رکھنے کا پورا حق حاصل ہے لیکن ہم کسی کو قانون کی خلاف ورزی کرنے نہیں دیں گے۔

○ دو چھٹیوں کے اوقات کار ۳- جون سے شروع ہونگے۔ ۴ جون کو پنجاب سول سیکرٹریٹ اور ملحقہ دفاتر ہفتہ کے دن کی وجہ سے بند رہیں گے۔ اتوار ۵- جون سے پنجاب کے سرکاری دفاتر کے اوقات صبح ۸ بجے سے شام ۴ بجے تک ہونگے۔ ایک سے ڈیڑھ بجے تک نماز اور کھانے کا وقفہ ہو گا۔

○ پنجاب کے گورنر الطاف حسین نے کہا ہے پوری قوم مر چکی ہے۔ اس کا کوئی مستقبل نہیں۔ یونیورسٹیوں کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوں۔ قوم نفسیاتی مریض ہے۔ پہلے سے زیادہ خوشحالی کے باوجود ایثار محبت اور قہقہے ختم ہو چکے ہیں۔ کتابیں پڑھنے کی عادت نہیں رہی۔

○ بتایا گیا ہے کہ ۱۴۷ ۔ ارب روپے کے آٹھویں پنجسالہ منصوبہ میں کالاباغ ڈیم کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔ ترقی کی شرح کا ہدف ۷ فیصد ہے۔ روزگار کے ۵۰ لاکھ نئے مواقع پیدا کئے جائیں گے۔ پیپلز ورکس پروگرام کے لئے ۱۵- ارب روپے فراہم کئے جائیں گے۔

○ سابق صدر غلام اسحاق خان ملک کی سیاسی صورت حال میں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے دوبارہ سرگرم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے سیاستدانوں اور ریٹائرڈ فوجیوں سے ملاقاتیں شروع کر دی ہیں۔ انہون نے پیپلز پارٹی سے صدارتی انتخاب میں کئے گئے معاہدوں کا بدلہ چکانے کا فیصلہ کر لیا ہے وہ نئی سیاسی پارٹی بنانے پر بھی غور کر رہے ہیں۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ پانی کا مطالبہ کرنے والوں پر گولیاں برسا کر حکومت نے اپنی بے حسی ثابت کر دی ہے۔ اس تازہ ترین قتل سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت شہریوں کی زندگی کی کوئی پرواہ نہیں کرتی۔

○ ٹیلی فون کے نادہند صارفین کے خلاف بھرپور مہم چلائے جانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ گرفتاریاں بھی کی جائیں گی۔

○ سندھ کے بلدیاتی اداروں میں سیاسی ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ تمام اہم بلدیاتی اداروں کا ایڈمنسٹریٹر حکمران جماعت سے وابستہ شخصیتوں میں سے ہی مقرر کیا جائے گا۔

○ محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کشمیر پر بھارت سے مذاکرات کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو چاہئے کہ وہ مقبوضہ وادی میں مثبت اقدامات کرے ہم کشمیر کو بین الاقوامی مسئلہ بنانے کے لئے اقدامات جاری رکھیں گے۔ ہمارے پاس ایٹم بم نہیں ہم انسانی حقوق کی بہتری کے لئے کام کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔

○ بوسنیا کی سفیر برائے پاکستان محترمہ ساجدہ سلاجک صاحبہ نے کہا ہے کہ ماضی کی نسبت بوسنیا میں اب حالات بہتر ہیں تاہم ہماری بقا کی جنگ جاری ہے۔ ہماری فیکٹریاں اسلحہ ساز فیکٹریوں میں تبدیل ہو چکی ہیں۔

○ لاہور میں ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے جسٹس ٹوانہ کے فیصلے کالعدم قرار دے دئے ہیں۔ ڈویژن بنچ نے وزیراعظم بینظیر، سابق وزیراعظم میاں نواز شریف، وزیراعلیٰ منظور احمد وٹو، اور اسلام آباد کے ترقیاتی ادارے کی اپیلیں منظور کر لیں۔

○ امریکہ نے رپورٹ دی ہے کہ بھارت ہائیڈروجن بم بنا رہا ہے۔

○ بھارت بین الاقوامی دباؤ کے باوجود بین البراعظمی بلاسٹک میزائل بنائے گا۔

بدہضمی، گیس، پیٹ درد
اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہ تعالیٰ
بہت مفید ہومیو پیتھک دوا
ڈائی جیسٹین
DIGESTINE
قیمت -/15 روپے
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر لطیف ہومیو) گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 , 04524-211283
فیکس 04524-212299

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
ھو الشافی
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پُر امید واحد علاجگاہ
دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 212358

ربوہ میں ہر ماہ کی 5 6 7 تاریخ کو
کراچی میں ہر ماہ کی 12 13 14 15 تاریخ کو
ملتان میں ہر ماہ کی 25 26 27 28 تاریخ کو
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
☎ 218527